ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی ☆

المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث
ایک تعارف

مشہور مستشرق پروفیسر اے۔ جے۔ ونسنک Arent Jan Wensinck (1888-1939) اور ان کے رفقا کی مرتب کردہ کتاب المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی حدیث کے طالب علموں اور محققین کی ایک بنیادی ضرورت بن گئی ہے۔ اس کتاب میں صحاح ستہ کے علاوہ مؤطا امام مالک، مسند احمد اور سنن الدارمی کے الفاظِ احادیث کی اشاریہ سازی کی گئی ہے۔ ان نو کتبِ حدیث میں موجود کوئی حدیث تلاش کرنی ہو یا یہ جاننا ہو کہ فلاں حدیث ان میں سے کس کس کتاب میں آئی ہے تو اس کتاب کی مدد سے اسے بآسانی تلاش کیا جا سکتا ہے۔ علم حدیث کے میدان میں یہ ایک اہم خدمت ہے جس پر مستشرق موصوف اور اس کے علمی معاونین از حد شکریے و ستائش کے مستحق ہیں۔

اس کتاب کی ترتیب و تالیف کا عرصہ تقریباً ۶۵ سالوں (۱۹۲۲ تا ۱۹۸۷ء) پر محیط ہے، تقریباً اتنی ہی تعداد اُن دانشوروں اور محققین کی ہے جنھوں نے اس پروجیکٹ میں اپنا علمی تعاون پیش کیا ہے۔ اس طرح یہ اہم علمی کام چار نسلوں کی کاوشوں کا حاصل ہے۔ مغرب میں اجتماعی تحقیق کا رواج چل پڑا ہے، یہ کتاب اس کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔

اس مقالے میں اس کتاب کی ترتیب و تالیف کی تاریخ پر ایک نظر ڈالنی اور اس کا تعارف پیش کرنا مقصود ہے۔

☆ مدیر معاون سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، انڈیا

ونسنک۔مختصر تعارف

اے۔جے۔ونسنک ۱۹۰۸ سے ۱۹۲۷ء تک لیدن یونیورسٹی *Uninversity Of Leiden* میں عبرانی زبان کے استاد رہے، سامی زبانوں کی معرفت میں انہیں کافی شہرت ملی، ۱۹۲۷ء میں وہ اسی یونیورسٹی میں عربی زبان کے پروفیسر ہوگئے،اس منصب پر ان سے پہلے مشہور مستشرق کرسٹان سنوک ہر غرونجہ *Christian Snouck Hurgronje (1857-1936)* فائز تھے۔

ونسنک نے اسلامیات پر مطالعے وتحقیق کو اپنا خاص موضوع بنایا، ان کا پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ ''محمد اور یہود مدینہ'' (طبع لیدن، ۱۹۰۶ء) کے عنوان سے تھا۔ ۱۹۲۵ء میں انہوں نے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی تدوین میں حصہ لیا اور اس کی چار جلدیں تیار کیں۔

ان کی چند تصانیف درج ذیل ہیں:

۱۔مشرق (عیسائی اور اسلامی) تصوف (طبع لیدن، ۱۹۲۸ء)

۲۔اہل مشرق کے نزدیک مشیت واحدہ کا اعتقاد (طبع لیدن، ۱۹۲۸ء)

۳۔سریانی ادبیات میں مشرقی تصوف (طبع لیدن، ۱۹۲۸ء)

۴۔عقیدۂ اسلامی اور اس کا تاریخی ارتقاء (طبع کیمرج، ۱۹۳۲ء)

۵۔غزالی کا فکر (طبع پیرس، ۱۹۴۰ء)(۱)۔

ونسنک کو حدیث پر بھی علمی کام کرنے سے دلچسپی تھی، اس موضوع پر ان کی ایک اہم کتاب *A Hand Book of Early Muhammadan Tradition* (طبع لیدن، ۱۹۲۷ء) ہے۔ اس میں حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کی چودہ کتابوں میں موضوعات حدیث کا اشاریہ دیا گیا ہے۔حدیث پر ان کی دوسری اہم کتاب المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی ہے، جس کا آئندہ سطور میں تعارف پیش کیا جارہا ہے۔

معجم کی تالیف کا ابتدائی تصور

پروفیسر ونسنک کے ذہن میں معجم کی تالیف کا خیال ۱۹۱۶ء سے قبل آیا تھا، اس سلسلے میں انہیں مستشرق ہر غرونجہ *Hurgronje* سے رہنمائی ملی تھی، البتہ انہوں نے اس پروجیکٹ پر باقاعدہ کام ۱۹۲۲ء سے شروع کیا۔ ۱۹۲۷ء میں ونسنک نے اپنی کتاب *A Hand Book*

of Early Muhammadan Tradition شائع کی۔اس کتاب میں متونِ احادیث پیش کرنے کے بجائے صرف موضوعات کا تذکرہ Alphabet کی ترتیب سے کیا گیا تھا اور اُن مقامات کے حوالے دیئے گئے تھے جہاں کتبِ حدیث میں ان پر مواد مل سکتا تھا۔ اس Hand Book کی تالیف کے لیے جو مواد اکٹھا کیا گیا وہی بعد میں معجم کی تالیف میں کام آیا، لیکن دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ ہینڈ بک کے برخلاف معجم کے بارے میں یہ منصوبہ بنایا گیا کہ اس کی زبان عربی ہوگی اور اس میں بنیادی کلمات کو ان کے سیاق کے ساتھ ذکر کیا جائے گا۔

معجم کی تالیف کا مقصد ونسنک اور ان کے معاونین کے نزدیک یہ نہیں تھا کہ اسے لغوی مطالعات کے لیے ایک مرجع کی حیثیت دے دی جائے، بلکہ ایک ایسا ماخذ بنانا ان کے پیش نظر تھا جس کے ذریعے اہل علم کو حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کی اہم کتابوں میں مطلوبہ احادیث تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

اندازِ تالیف

ونسنک اور ان کے معاونین نے معجم کی تالیف کا خاکہ اس طرح بنایا کہ وہ الفاظ، جن کا کتب حدیث میں بہت زیادہ استعمال ہوا ہے اور ان سے کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہوتا، انہیں حذف کر دیا جائے، وہ الفاظ جن کا کثرت سے استعمال ہوا ہے اور وہ مفید مطلب بھی ہیں، انہیں بغیر سیاق کے ذکر کر دیا جائے۔اس سے علمی اور اقتصادی دونوں اعتبار سے فائدہ ہوگا، اس لیے کہ اگر کوئی ایک لفظ یا جملہ بھی ساقط نہیں کیا جائے گا تو کتاب کا حجم بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔اس کی وجہ سے اس سے استفادہ میں بہت دشواری ہوگی اور طباعت کے اخراجات بھی بہت بڑھ جائیں گے، چنانچہ اسی نہج پر وہ کام کرنے لگے۔

ونسنک کے اس کام کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔بعض لوگوں نے یہ رائے دی کہ وہ جن کتب حدیث کا معجم (Index) تیار کرنا چاہتے ہیں، پہلے ان کے محقق ایڈیشن شائع کریں۔اس کے جواب میں ونسنک کا کہنا یہ تھا کہ اس قسم کے کام کے لیے ان کی عمر ناکافی ہے۔انہوں نے نصوص کو اسی طرح نقل کیا جس طرح وہ دستیاب کتابوں میں درج تھیں۔گویا کہ انہیں یہ بات تسلیم تھی کہ جن نصوص کی تحقیق علمی طور پر نہیں ہو سکی ہے، ان میں غلطیوں کا در آنا ممکن ہے، چنانچہ ونسنک اور ان

کے بعد کام کرنے والوں نے بھی اسی انداز پر کتب حدیث کی دستیاب غیر محقق طباعتوں (Editions) پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھا۔ بعد میں مصری محقق ودانشور شیخ محمد فواد عبدالباقی نے صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ اور موطا امام مالک کے محقق ایڈیشن شائع کیے تو انہوں نے احادیث پر نمبر ڈالنے میں ان نمبروں کی رعایت کی جو ونسنک نے اپنی معجم میں درج کیے تھے۔

اشاعت کا آغاز

ڈاکٹر ج۔ ج۔ وٹکام (J. J. Witkam) نے لکھا ہے:

''۱۹۳۶ء المعجم المفہرس کی تالیف کی تاریخ کا سب سے اہم مرحلہ تھا، اس مرحلے میں کتب حدیث کا دقت وباریکی سے مطالعہ کر کے نصوص (الفاظ مع سیاق) کے کارڈز تیار کر لیے گئے۔ اس طرح بنیادی کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ اس کے بعد اس خام مواد کی روشنی میں اصل کتاب کی تالیف کا باقاعدہ آغاز کیا گیا'' (۲)۔

لیکن یہ بات صحیح نہیں معلوم ہوتی، بلکہ بعض شواہد ایسے ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مرتب شکل میں تالیف کا آغاز چوتھی دہائی کے اوائل ہی سے ہو گیا تھا۔ معجم کی طباعت واشاعت کا کام پہلے اجزا کی شکل میں کیا گیا، ہر جز اسی صفحات پر مشتمل ہوتا تھا (اسے فصل Livraison کا نام دیا گیا)۔ سات فصول کی اشاعت کے بعد انہیں ایک جلد کی شکل دے دی جاتی تھی۔ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ کی لائبریری میں معجم کا جو قدیم نسخہ محفوظ ہے، خوش قسمتی سے اس کی جلد اول میں فصل سوم کا سرورق موجود ہے، اس پر سن اشاعت ۱۹۳۴ء درج ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ فصل اول کی اشاعت اس سے پہلے ہو چکی تھی۔

جلد اول (ا-ح)

سات فصول پر مشتمل جلد اول ۱۹۳۶ء میں پروفیسر ونسنک کی نگرانی میں شائع ہوئی، اس کے سرورق پر مرتبین کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے:

رتّبه ونظّمه لفيف من المستشرقين، ونشره الدكتور ا.ى. ونسنك
أستاذ العربية بجامعة ليدن

مقدمے میں ونسنک نے ذکر کیا تھا کہ وہ کتاب کی آخری جلد میں اس پروجیکٹ کی تفصیلات

بیان کریں گے اور اس کے آغاز وارتقا کے مراحل پر روشنی ڈالیں گے، لیکن یہ ان کے لیے مقدر نہ تھا، کیونکہ ۱۹۳۹ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

جلد دوم (خب – سز)

اپنی حیات میں پروفیسر ونسنک جلد دوم کی صرف چار فصلیں ۸، ۹، ۱۰ اور ۱۱ شائع کر سکے تھے۔ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ کی لائبریری میں فصل ۸ اور فصل ۱۰ کے سرورق محفوظ ہیں، فصل ۸ (خب – خمر؛ ص ۱–۸۰) پر سن اشاعت ۱۹۳۷ء اور فصل ۱۰ (دوم – رحم: ص ۱۶۱–۲۴۰) پر ۱۹۳۸ء درج ہے۔ ونسنک کی وفات کے بعد معجم کی تحریر وتسوید کے کام کی نگرانی ڈاکٹر جے۔ پی۔ منسنگ (J. P. Mensing) کے سر آگئی۔ موصوف سنوک اور ونسنک کے شاگرد ہیں۔ ''فقہ حنبلی میں حدود'' (طبع لیدن، ۱۹۳۶ء) کے موضوع پر انہوں نے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی۔ پھر ۱۹۳۸ء میں لیدن یونیورسٹی میں ماڈرن عربی کے استاد مقرر ہوئے، ۱۹۴۰ء میں اس پروجیکٹ کو اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد تین سال کے عرصے میں انہوں نے جلد دوم کی مزید تین فصول ۱۲، ۱۳ اور ۱۴ شائع کیں، اس کے بعد ۱۹۴۳ء میں وہ دوسری جلد مکمل کر کے شائع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس طرح جلد دوم کی اشاعت دو محققین کی کاوشوں کی مرہون منت ہے، اس کی ابتدائی چار فصول (''ز'' تک) ونسنک کی تیار کردہ تھیں، جبکہ آخری تین فصلیں منسنگ نے تیار کی تھیں۔ اسی لیے اس جلد کے ٹائٹل پر دونوں کا نام یوں درج کیا گیا ہے:

''رتّبه ونظّمه لفيف من المستشرقين، ونشره الدكتور ا. ى. ونسنک أستاذ العربية بجامعة ليدن، والدكتور ى. پ. منسنج محاضر العربية بجامعة ليدن''

اس جلد پر ڈاکٹر منسنگ کے دو پیش لفظ ہیں، ایک پر نومبر ۱۹۴۱ء اور دوسرے پر جولائی ۱۹۴۳ء کی تاریخ درج ہے۔ اس میں انہوں نے اپنے پیش رو پروفیسر ونسنک کی طرح وعدہ کیا کہ وہ الگ سے ایک مضمون لکھیں گے جس میں اس پروجیکٹ کی تفصیلات بیان کریں گے، یہ بھی ذکر کریں گے کہ معجم کی تالیف کا خیال (پروفیسر ونسنک کے) ذہن میں کیسے آیا؟ اور یہ پروجیکٹ کن مراحل سے گزرا؟ لیکن انہیں بھی اس کی توفیق نہ مل سکی۔ ۱۹۵۱ء میں ایک مرض میں مبتلا ہو کر وہ اس

دارفانی سے کوچ کرگئے، اس وقت وہ اقوام متحدہ کی جانب سے ایک مہم پر لیبیا میں تھے۔

جلد سوم (سنم-طعم)

ڈاکٹر منسنگ نے لیبیا جانے سے قبل اس پروجیکٹ پر کام جاری رکھنے کی ذمے داری ہالینڈ کے دو نوجوانوں ہاس (W. P. De Haas) اور وان لون (J. B. Vaanloon) کو سونپ دی تھی۔ ان دونوں نے ۱۹۵۴ء تک کام جاری رکھا، لیکن جلد دوم کی اشاعت پر دس سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود جلد سوم مکمل شائع نہ ہوسکی، البتہ اس کی فصول شائع ہوتی رہیں۔ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ کی لائبریری میں فصل ۱۸ اور فصل ۲۰ کے سرورق محفوظ ہیں، ان کے مطابق فصل ۱۸ کی اشاعت ۱۹۵۲ء میں اور فصل ۲۰ کی ۱۹۵۴ء میں ہوئی۔ فصل ۱۸ کے ٹائٹل کور پر چار مرتبین: ی۔ پ۔ منسنج (J. P. Mensing)، و۔ پ۔ دی۔ ہاس (W. P. Da. Haas)، ی۔ ب۔ وان لون (J. B. Vanloon) اور ک۔ ادریانسی (C. Adriaanse) کے نام درج ہیں، جبکہ فصل ۲۰ کے سرورق پر منسنگ کا نام نہیں ہے، بقیہ تینوں نام ہیں۔ فصل ۲۱ کی اشاعت کے بعد تیسری جلد مکمل ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئی۔ ڈاکٹر ونکام نے لکھا ہے:

> ''اس جلد کو شائع کرنے کا سہرا J. T. P. Bruyn اور H.C. Ruyter کے سر جاتا ہے'' (صفحہ ح)۔

اس جلد کی اشاعت میں ڈاکٹر سی۔ سی۔ برگ (C. C. Berg) کی دلچسپی اور معاونت کو بڑا دخل تھا۔ موصوف لیدن یونیورسٹی میں جاوی زبان کے استاد اور رائل اکیڈمی امسترڈام (Royal Academy Amsterdam) کے چیئرمین تھے۔ ان کی وجہ سے معجم کے طباعتی مصارف کے لیے ہالینڈ اور دیگر ممالک کی بعض تنظیموں اور اداروں کی جانب سے مالی تعاون ملا۔ ڈاکٹر برگ ہی کی بدولت یہ پروجیکٹ دشوار گزار مرحلہ طے کرسکا۔ اپنے پیش لفظ میں ڈاکٹر برگ نے اس جلد کی ترتیب واشاعت کے مراحل پر روشنی ڈالی ہے اور معاونین کا شکریہ ادا کیا ہے۔

جلد چہارم (طعن-غمر)

جلد چہارم کی تیاری اور اشاعت کا کام ڈاکٹر ہاس، ڈاکٹر وان لون اور ڈاکٹر بروین نے

انجام دیا۔ یہ جلد بھی سات فصول (۲۲-۲۸) پر مشتمل ہے۔ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی کی لائبریری میں اس کی آخری فصل ۲۸ کا سرورق محفوظ ہے، اس پر انہی تینوں محققین کے نام درج ہیں اور مکمل جلد کی اشاعت کے وقت اس کے ٹائٹل پر بھی انہی حضرات کا نام ہے، لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آخری مرحلے میں یہ پروجیکٹ ڈاکٹر جے۔ بی۔ بروخمان (*J. B. Brugman*) کی زیرنگرانی آگیا تھا، کیونکہ اس پر انہی کا پیش لفظ (تاریخ نومبر۱۹۶۲ء) موجود ہے۔ موصوف ۱۹۶۱ء میں لیدن یونیورسٹی میں عربی زبان کے پروفیسر مقرر ہوئے، انہوں نے اس پروجیکٹ میں کام کرنے والے طلبہ واساتذہ کی ایک ٹیم تیار کرلی اوران کے تعاون سے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

جلد پنجم تا جلد ہفتم

بقیہ تین جلدیں (پنجم، ششم اور ہفتم) مکمل ڈاکٹر بروخمان کی زیرنگرانی شائع ہوئیں۔ جلد پنجم ۱۹۶۵ء میں، جلد ششم ۱۹۶۷ء میں اور جلد ہفتم ۱۹۶۹ء میں منظر عام پر آئی، جلد پنجم اور جلد ششم میں کوئی پیش لفظ نہیں ہے، البتہ جلد ہفتم میں ڈاکٹر بروخمان کے قلم سے مختصر (نصف صفحہ کا) پیش لفظ موجود ہے۔

مجلس مشاورت

معجم کی ابتدائی دوجلدوں میں اراکین مجلس مشاورت کے نام شائع ہوئے ہیں۔ جلد اول میں درج ذیل نام ہیں:

1.	M.M.Anesaki	(Tokio)
2.	Bajraktarevic	(Beograd)
3.	M.Foud Abdel Baky	(Cairo)
4.	Jorga	(Bucarest)
5.	Kratchkovsky	(Leningrad)
6.	Lopez	(Lisbonne)
7.	Marcais	(Paris)
8.	Moberg	(Lund)
9.	Nallino	(Rome)
10.	Nicholson	(Cambridge)
11.	Pedersen	(Copenhague)

12.	Ruzicka	(Prague)
13.	Schencke	(Oslo)
14.	Tallquist	(Helsingfors)
15.	Torrey	(New Haven)

جلد دوم کی فہرست میں ایک نام *Nallino (Rome)* (نمبر شمار ۹) نکال دیا گیا ہے، جلد سوم کی فصل ۲۰ میں بھی چودہ ہی نام ہیں، بقیہ جلدوں میں اس پوری فہرست کو حذف کر دیا گیا ہے، البتہ جلد چہارم کی آخری فصل ۲۸ کے سرورق کے اندرون صفحہ پر مجلس مشاورت کے ڈائریکٹر *(Director of Bureau)* کی حیثیت سے *J. Brugman* کا نام درج ہے۔

علمی معاونین

اس پروجیکٹ میں مشہور مصری محقق ودانشور محمد فواد عبدالباقی کا عملی تعاون بہت اہم اور غیر معمولی ہے، موصوف متعدد کتابوں کے مصنف ہیں، **المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم** کے نام سے الفاظِ قرآن کا انڈکس ان کا قابل قدر اور لائق ستائش کارنامہ ہے۔ انہوں نے ونسنک کی کتاب *A Hand Book of Early Muhammadan Tradition* کا "**مفتاح کنوز السنة**" کے نام سے عربی میں ترجمہ کیا ہے (طبع قاہرہ، ۱۹۳۴ء)۔ زیرِ تعارف معجم کے سلسلے میں انہوں نے متعدد پہلوؤں سے تعاون کیا ہے، ان کا ایک تعاون یہ ہے کہ انہوں نے حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی متعدد بنیادی کتابوں مثلاً صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ اور مؤطا امام مالک کے محقق ایڈیشن شائع کیے اور ان میں احادیث کے نمبر ڈالنے میں ان نمبروں کی رعایت کی جو ونسنک نے اپنی معجم میں درج کیے تھے۔ ان کا دوسرا تعاون یہ ہے کہ انہوں نے اس معجم اور ونسنک کی دوسری کتاب مفتاح کنوز السنة سے صحیح طریقے سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایک کتاب تصنیف کی، جس کا نام ہے **تیسیر المنفعة بکتابی مفتاح کنوز السنة والمعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی** (طبع قاہرہ، ۱۹۳۵ء-۱۹۳۹ء)

ونسنک کی ان دونوں کتابوں میں چونکہ مصادر حدیث کے غیر محقق اور غیر مرقم نسخوں پر انحصار کیا گیا ہے، اس لیے ابواب واحادیث کے حوالوں میں کہیں کہیں ایک دو نمبروں کا فرق ہو جاتا ہے۔ فواد

عبدالباقی نے تفصیلی جدول تیار کیے تاکہ ان کتابوں کے حوالوں تک بآسانی رسائی ہو سکے۔

اس کے علاوہ خود اس معجم کی تیاری کے دوران بھی انہوں نے تعاون کیا ہے اور مرتبین کو وقتاً فوقتاً اپنے مشوروں سے نوازا ہے، ان کا نام مجلس مشاورت میں شامل تھا، جلد سوم اور جلد چہارم (اسی طرح فصل ۱۸، ۲۰، ۲۸) کے سرورق پر ان جلدوں کی تیاری میں ان کی مشارکت کی صراحت موجود ہے۔ ڈاکٹر ونکام نے ان کے تعاون کا ان الفاظ میں اعتراف کیا ہے:

> ''انہوں نے معجم کے مرتبین کا ہمیشہ تعاون کیا اور سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کے بارے میں اپنی وسیع معلومات سے انہیں مستفید کیا، انہوں نے متعدد مواقع پر اور خاص طور سے پروجیکٹ کے نصف اول میں ترتیب وتدوین کے اہم اور بنیادی مسائل میں مرتبین کو انتہائی قیمتی مشوروں سے نوازا'' (صفحہ ح، ط)

دوسرے اہم معاون ڈاکٹر جون بول (G. H. A. Juyn Boll) ہیں، انہوں نے اس پروجیکٹ میں ۱۹۶۱ء سے پروفیسر بروخمان کے ساتھ کام کرنا شروع کیا، جبکہ اس وقت وہ شعبہ اسلامیات میں طالب علم تھے، اس کام میں ان کی دلچسپی اور انہماک اس حد تک بڑھا کہ آئندہ زندگی میں انہوں نے حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اپنی علمی تحقیقات کا خاص موضوع بنالیا۔

ڈاکٹر ونکام نے لکھا ہے:

> ''فصلوں کی اشاعت کے وقت ان کے سرورق کے اندرونی صفحے پر علمی معاونین کے نام لکھے جاتے تھے، مگر افسوس ہے کہ مکمل جلد کی تجلید (جلد سازی) کے وقت وہ اوراق ضائع ہو گئے'' (صفحہ ی)۔

مقام شکر ہے کہ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ میں موجود معجم کی جلدوں میں ایسے چار سرورق محفوظ ہیں، جن میں معاونین کے نام درج ہیں۔ فصل ۳ کے سرورق پر ۲۷، فصل ۸ کے ٹائٹل پر ۳۹، فصل ۲۰ کے سرورق پر ۴۳ اور فصل ۲۸ کے سرورق پر ۴۵ معاونین کے نام ہیں۔

مکمل جلدوں کی اشاعت کی صورت میں جلد اول کے آخر میں ۳۸ اور جلد دوم کے آخر میں بیالیس معاونین کی فہرست دی گئی ہے۔ جلد پنجم میں یہ تعداد اکیاون تک پہنچ گئی ہے، جلد ۳، ۴، ۶ اور ۷ میں فہرست معاونین موجود نہیں ہے۔

ڈاکٹر ونکام نے لکھا ہے:

”پروفیسر ونسنک نے ۱۹۲۲ء میں اس پروجیکٹ کی ایک رپورٹ تیار کی تھی، اس میں معاونین کی ایک فہرست دی تھی، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس سے ان کی مراد پروجیکٹ میں صرف علمی تعاون کرنے والے نہ تھے، بلکہ اس میں انہوں نے ان لوگوں کا بھی نام درج کر دیا تھا، جنہوں نے کسی بھی حیثیت سے اس میں تعاون کرنے کا وعدہ کیا تھا یا اس پروجیکٹ کے سلسلے میں اپنی تائیدی رائے پیش کی تھی“۔(صفحہ ی)

ڈاکٹر ونکام نے اس پروجیکٹ کے علمی معاونین کی ایک جامع فہرست تیار کی ہے، اس میں ان کی تعداد ۶۴ تک پہنچ گئی ہے (اس فہرست میں خود ونکام اور ڈاکٹر راون، جنہوں نے فہارس کی جلد نمبر ۸ تیار کی ہے، کے نام بھی شامل ہیں) یہ فہرست درج ذیل ہے۔

1. Muhammad Fu'ad Abd al Baqi
2. C. Adriaanse
3. C. Van Arendonk
4. R. Bell
5. C.C.Berg
6. E.J.Van Den Berg
7. W. B. Jorkman
8. S. A. Bonebakker
9. G. Bos
10. J. Brugman
11. J. T. P. De Bruyn
12. J. Robertson Buchanan
13. V. F. Buchner
14. A. A. Cense
15. R. F. Chisolm
16. A. A. Fokker
17. H. Fuchs
18. J. Fuck
19. E. Gobee
20. A. Guilla Ume
21. W. P. De Hass
22. W. Heffenins
23. W. Henning
24. M. Hidayat Hosain
25. T. P. Hofstee
26. J. Horovits
27. A. J. W. Huisman
28. T. Huitema
29. MME. J. Janse
30. B. Joel
31. G. H. A. Juyboll
32. W. Kern
33. A. Kersten
34. H. Kindermann
35. I. Kratchkovsky
36. F. Krenkow

37. L. B. Kretz Schmar
38. MME. R. Kruk
39. J. B. Van Loon
40. A. Mansur
41. J. P. M. Mensing
42. E. Van Mourik Broekman
43. R. Paret
44. J. Pedersen
45. W. Raven
46. A. Richter
47. MME. M. Th. Romijn
48. H. C. Ruyter
49. A. Sarlouis
50. A. Schaade
51. D. W. Schaafsma
52. A. Siddiqi
53. P. Smoor
54. J. L. Swellengrebel
55. F. Taoutel
56. Mohamed Tahtah
57. A. S. Tritton
58. MME.V.VaccaDeBosis
59. P. Voorhoeve
60. M. Weisweiler
61. A. J. Wensinck
62. W. D.Van Wijngaarden
63. H. A. Winkler.
64. J. J. Witkam.

مالی تعاون

ڈاکٹر وٹکام نے لکھا ہے:

''اس پروجیکٹ میں علمی تعاون کرنے والوں کے معاوضہ اور طباعت کے مصارف ہالینڈی تنظیم برائے فروغ تحقیق علمی *Netherlands Organization for the* Development *of Scientific Research* نے برداشت کیے''(صفحہ ح)۔

اس سلسلے میں ابتدائی دو جلدوں میں کوئی صراحت نہیں ملتی، لیکن جلد ۳ سے جلد ۷ تک ہر جلد کے سرورق پر یہ عبارت درج ہے:

"والمساعدات المالية هي من المجامع العلمية البريطانية والدينمركية والسويدية والهولندية والاينسكو والمجلس الأممي للفلسفة والآداب والهيئة الهولندية للبحث العلمي البحث والاتحاد الأممي للمجامع العلمية".

کمپوزنگ اور طباعت

معجم کی کمپوزنگ اور طباعت کا کام دواداروں کے تعاون سے انجام پایا۔ جلد چہارم کے صفحہ نمبر ۳۲۰ تک (یعنی معجم کا تقریباً نصف) لیدن کے مطبع بریل (E.J.Brill) میں کمپوز اور طبع کیا گیا۔ بقول ڈاکٹر ونکام:

> ''اس مطبع میں کام کرنے والوں کو عربی زبان سے زیادہ واقفیت نہیں تھی، اس لیے بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑا''۔

چوتھی جلد کے بقیہ حصہ اور دیگر جلدوں کی کمپوزنگ اور طباعت کا شرف ہندوستان کو حاصل ہوا، یہ کام الدار القیمہ بھیونڈی میں ہوا، اس کے مالک شیخ عبدالصمد شرف الدین (م:۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء) نے اس میں غیر معمولی دلچسپی لی اور بڑے اہتمام سے اسے طبع کرایا۔ ڈاکٹر ونکام نے لکھا ہے:

> ''آخری چار جلدوں کی کمپوزنگ اور طباعت کا کام الدار القیمہ بھیونڈی (ہندوستان) کے ناشرین نے انجام دیا، یہ حضرات اور خاص کر اس ادارے کے ڈائریکٹر عالم ومتقی جناب عبدالصمد شرف الدین اپنے علمی سرمایے سے گہری واقفیت رکھتے تھے، انہوں نے بڑی باریکی اور دلچسپی سے یہ کام انجام دیا اور بہت سے اضافات اور تصحیحات کیں، ان کی وجہ سے یقیناً معجم کی اشاعت بہتر ڈھنگ سے ہوسکی'' (صفحہ ح)۔

اس سلسلے میں جلد ۵ اور ۶ کے آخر میں یہ صراحت ملتی ہے:

Arabic text has been printed by Ad-Darul Qayyimah Bhewanadi India.

آخری جلد (فہارس)

جلد ہفتم کی اشاعت کے ساتھ یہ پروجیکٹ مکمل ہوگیا تھا۔ اس کے آغاز ہی سے اس کے تحت اعلام واماکن کے اشاریوں سے زیادہ دلچسپی کا اظہار نہیں کیا گیا تھا، ونسنک اور ان کے معاونین کے پیش نظر صرف معجم کی تیاری تھی۔ ونسنک نے اپنے ایک مقالے (شائع شدہ ۱۹۲۲ء)

میں اشارہ دیا تھا کہ انہوں نے ''فہارس'' کی تیاری اور اشاعت کو کسی آئندہ مرحلے کے لیے مؤخر کردیا ہے، اسی لیے پروفیسر بروخمان نے فہارس کے بغیر اس پروجیکٹ کو ختم کرنے کا ارادہ کرلیا، چنانچہ انہوں نے ۱۹۶۹ء میں جلد ہفتم کی اشاعت کے فوراً بعد اس کا دفتر بند کردیا اور معاونین و مرتبین سے کیے گئے معاہدوں کو منسوخ کردیا۔

بعد میں ڈاکٹر جے۔ جے۔ وٹکام (J. J. Witkam) نے معجم کے ساتھ فہارس کی اہمیت محسوس کی اوران پر مشتمل مزید ایک جلد شائع کرنے کا ارادہ کیا، اس کے لیے انہوں نے ۱۹۲۲ء میں معجم کی ترتیب میں کام آنے والے پرانے کارڈز (جن پر دھول جم گئی تھی اور وہ فراموش کردیے گئے تھے) کا جائزہ لیا، انہوں نے پایا کہ پیش نظر مقصد کے لیے یہ مواد کافی نہیں ہے، اس لیے انہوں نے فہارس کی تیاری کے لیے از سرنو کام کا آغاز کیا۔ ۱۹۷۴ء میں وہ لیدن یونیورسٹی کی لائبریری میں مشرقی مخطوطات کے شعبے کے انچارج بنادیے گئے۔ اس وقت تک وہ صحاح ستہ اور سنن الدارمی کا بالاستیعاب مطالعہ کرکے اعلام، جغرافیائی اسما اور قرآنی شواہد کی فہارس تیار کرچکے تھے۔

اشاریے کا بقیہ کام ڈاکٹر وم راون (Wim Raven) نے سنبھالا، امستردام یونیورسٹی (Universty of Amsterdam) میں منصب تدریس پر فائز ہونے کے بعد بھی وہ اسے انجام دیتے رہے۔ انہوں نے مؤطا امام مالک اور مسند احمد سے فہرستیں تیار کیں، اس کام سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے اپنے اور ڈاکٹر وٹکام دونوں کے کام پر نظر ثانی کی اور تمام فہرستوں کو حروف تہجی کی ترتیب سے تیار کیا۔

اس آخری جلد (فہارس) کی اشاعت ہالینڈی تنظیم برائے فروغ علمی تحقیق اور Royal Academy Amsterdam کے فیاضانہ مالی تعاون کی بدولت ممکن ہوسکی، گزشتہ چند سالوں میں پرنٹنگ ٹیکنالوجی میں انقلاب آجانے کی وجہ سے اس کی کمپوزنگ اور طباعت مطبع دار بریل (E. J. Brill) میں ہوئی ہے، جہاں نصف صدی قبل اس کی جلد اول طبع ہوئی تھی۔

معجم میں مصادر حدیث کے اشارے

اس معجم میں حوالہ دینے کا طریقہ یہ اختیار کیا گیا ہے کہ مصادر حدیث کے مختصر اشاراتی نام ذکر کرنے کے بعد کتاب کا مختصر نام، پھر باب کا نمبر تحریر کیا گیا، سوائے صحیح مسلم، مؤطا امام مالک اور

مسند احمد کے، صحیح مسلم اور موطا امام مالک کے ذیل میں (باب نمبر دینے کے بجائے) حدیث کا نمبر درج کیا گیا ہے، جبکہ مسند احمد کے حوالے میں جلد نمبر اور صفحہ نمبر ذکر کیا گیا ہے، مثلاً:

خ شرکۃ ۱۶ سے مراد:	صحیح بخاری، کتاب الشرکۃ، باب نمبر ۱۶ ہے۔
م فضائل الصحابہ ۱۶۵ سے مراد:	صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر ۱۶۵ ہے۔
د طہارۃ ۷۲ سے مراد:	سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب نمبر ۷۲ ہے۔
ت ادب ۱۵ سے مراد:	جامع ترمذی، ابواب الادب، باب نمبر ۱۵ ہے۔
ن صیام ۷۸ سے مراد:	سنن النسائی، کتاب الصیام، باب نمبر ۷۸ ہے۔
جہ تجارات ۳۱ سے مراد:	سنن ابن ماجہ، ابواب التجارات، باب نمبر ۳۱ ہے۔
دی صلوٰۃ ۷۹ سے مراد:	سنن الدارمی، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر ۷۹ ہے۔
ط صفۃ النبی ﷺ ۳ سے مراد:	موطا امام مالک، صفۃ النبی ﷺ، حدیث نمبر ۳ ہے۔
حم ۴، ۱۷۵ سے مراد:	مسند احمد، جلد چہارم، صفحہ نمبر ۱۷۵ ہے۔

جن نمبروں پر ستارہ کی علامت (☆) بنائی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نمبر کے باب، حدیث یا صفحہ پر وہ لفظ ایک سے زائد بار آیا ہے۔

معجم کی ترتیب کے دوران پیش نظر رہنے والے مصادر کے ایڈیشن

معجم کی ترتیب کے دوران مصادرِ حدیث کے درج ذیل ایڈیشن مرتبین کے پیش نظر رہے ہیں:

صحیح بخاری:

۱۔ طبع قاہرہ، ۱۳۴۵ھ، نو جلدیں۔

۲۔ تحقیق TH. W.Juynboll/ L.Krehl لیدن، ۱۸۶۲ء/ ۱۹۰۸ء، ۴ جلدیں۔

صحیح مسلم:

۱۔ تحقیق محمد فواد عبدالباقی، طبع قاہرہ، ۱۳۲۴ھ-۱۳۲۵ھ/ ۱۹۵۵ء-۱۹۵۶ء، ۵ جلدیں۔

سنن ابی داؤد:

۱۔ باہتمام محمد محی الدین عبدالحمید، طبع قاہرہ، بدون تاریخ (۱۹۳۵ء کے آس پاس) ۴ جلدیں۔

۲۔ محمود محمد خطاب السبکی، المنهل العذب المورود شرح سنن أبی داؤد، طبع قاہرہ، ۱۳۵۱ھ، ۱۰ جلدیں۔

۳۔ امین محمود خطاب، فتح الملک المعبود تکملة المنهل العذب المورود، طبع قاہرہ، ۱۳۷۵-۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۵-۱۹۵۹ء، ۳ جلدیں۔

جامع ترمذی:

۱۔ شرح الامام ابن العربی المالکی، طبع قاہرہ، ۱۳۵۰-۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۱ء-۱۹۳۴ء، ۱۳ جلدیں۔

سنن النسائی:

۱۔ شرح جلال الدین السیوطی، باہتمام شیخ حسن محمد المسعودی، طبع قاہرہ، بدون تاریخ، ۸ جلدیں۔

سنن ابن ماجہ:

۱۔ تحقیق محمد فواد عبدالباقی، طبع قاہرہ، ۱۳۷۲-۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۲ء-۱۹۵۳ء، ۲ جلدیں۔

سنن الدارمی:

۱۔ طبع کان پور (ہندوستان)، ۱۲۹۳ھ۔

۲۔ طبع داراحیاء السنة النبویہ بیروت، بدون تاریخ، ۲ جلدیں۔

مؤطا امام مالک:

۱۔ تحقیق محمد فواد عبدالباقی، طبع قاہرہ، ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۵۱ء، ۲ جلدیں۔

مسند احمد:

۱۔ طبع قاہرہ، ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۵ء، ۶ جلدیں۔

۲۔ تحقیق احمد محمد شاکر، طبع قاہرہ، ۱۳۶۸-۱۳۷۵ھ/ ۱۹۴۹-۱۹۵۶ء، ۱۵ جلدیں، نامکمل (اس ایڈیشن سے بھی استفادہ کیا گیا ہے، لیکن حوالہ صرف قدیم ایڈیشن کا دیا گیا ہے)

فہارس کے مشتملات

آٹھویں جلد جو فہارس پر مشتمل ہے، بہت اہم ہے، اس میں بنیادی طور پر تین فہرستیں پیش کی گئی ہیں:

۱۔اعلام کے اسما

۲۔جغرافیائی اسما

۳۔قرآنی سورتوں اور آیات کے اسما

اسمائے اعلام کے مشتملات درج ذیل ہیں:

۱۔سند کا آخری راوی (عموماً صحابی)

۲۔وہ حضرات جن کے نام متونِ احادیث میں آئے ہیں۔

۳۔قوموں، قبیلوں، ان کی شاخوں، قبائلی اور مذہبی گروہوں کے نام۔

۴۔ملائکہ، جن، شیاطین، بتوں، حیوانات اور تلواروں کے نام، اسی طرح ہر وہ چیز جس کا کوئی مخصوص نام ہو۔

۵۔اشخاص یا گروہوں کی جانب منسوب صفات۔

اعلام کے سلسلے میں دو باتوں کا تذکرہ ضروری ہے:

الف:

اعلام کی فہرست تیار کرنے میں ایک دشواری یہ تھی کہ حدیث کی مختلف کتابوں میں ایک ہی شخص کا تذکرہ مختلف ناموں کے ساتھ مختلف مقامات پر آیا ہے، اس اختلاف کو باقی رکھتے ہوئے اشاریہ سازی مفید نہیں تھی، اس لیے مرتبین نے طے کیا کہ ایک شخص کے مختلف ناموں کی تحقیق کر کے انہیں صرف ایک جگہ ذکر کیا جائے اور دیگر ناموں کی جگہ اسی کا حوالہ دے دیا جائے۔مثلاً:

☆محمد بن مسلم بن شہاب الزہری

☆ابن شہاب (ملاحظہ کیجیے: محمد بن مسلم بن شہاب الزہری)

☆زہری (ملاحظہ کیجیے: محمد بن مسلم بن شہاب زہری)

اعلام کا اشاریہ کس طرح تیار کیا گیا ہے، اس سلسلے میں دیگر ضروری معلومات مرتبین نے

شروع میں ذکر کردی ہیں۔

ب:

اسانید میں مذکور اعلام کا اشاریہ نہیں تیار کیا گیا ہے، اس لیے کہ بقول مرتبین علم اسماء الرجال کا ایک بہت وسیع میدان ہے، اسانید میں مذکور اسما اور متونِ حدیث میں مذکور اسما کے درمیان خلط ملط مناسب نہیں ہے۔ احادیث کے تجزیاتی مطالعے کے لیے اسانید میں مذکور اسما کا مطالعہ نہایت ضروری ہے، لیکن یہ کام اس قسم کی سادہ فہرست میں ممکن نہیں ہے، اس لیے کہ اس میں روایتی طرز پر فہرستیں تیار کرنے کی بجائے الواح تیار کرنا ضروری ہے۔ امید ہے کہ آئندہ اسلامیات کے میدان میں کام کرنے والے حضرات یہ کام انجام دیں گے۔ اس میدان میں کمپیوٹر سے مدد لینا ضروری ہے۔

جغرافیائی اسما میں درج ذیل چیزیں شامل ہیں:

۱۔ اماکن وبلدان

۲۔ پہاڑ، سمندر، دریا، چشمے

۳۔ اجرام سماوی

۴۔ غیر انسانی مظاہر، مثلاً زبانیں، لباس وغیرہ کی جانب منسوب صفات۔

فہرست اسما وآیات قرآنی کو حروف تہجی کی ترتیب سے تیار کیا گیا ہے۔

فہرست شواہد قرآنی

یہ اُن آیات قرآنی کا اشاریہ ہے جو متونِ احادیث میں بطور شواہد وارد ہوئی ہیں، اس فہرست کو مصحف کی ترتیب سے تیار کیا گیا ہے اور پوری آیت ذکر کرنے کی بجائے صرف اس کا نمبر درج کردیا گیا ہے۔

خاتمہ

اس کتاب کی صورت میں مستشرقین کی برسوں کی علمی کاوش کا جو ثمرہ سامنے آیا ہے، اس پر وہ علمی ودینی حلقوں کی جانب سے از حد شکریے کے مستحق ہیں، لیکن اس سے استفادہ اور اس سے متعلق رائے قائم کرنے میں احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ کوئی بھی انسانی کام خامیوں

سے بالکلیہ مبرا نہیں ہوسکتا، خاص طور سے وہ کام جس کی انجام دہی میں مختلف مزاجوں اور صلاحیتوں کے افراد شریک رہے ہوں۔ شروع میں ذکر کیا گیا کہ کتاب کا حجم محدود رکھنے کے مقصد سے بہت سے ایسے الفاظ کو، جو احادیث میں کثرت سے آئے ہیں، حذف کردیا گیا ہے، اس لیے اگر کسی حدیث کا کوئی لفظ اس کتاب میں نہ ملے تو قطعی طور سے یہ فیصلہ کرنا مناسب نہ ہوگا کہ وہ حدیث مذکورہ نو کتب حدیث میں (جن کی اس کتاب میں اشاریہ سازی کی گئی ہے) موجود نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی حدیث کا حوالہ اس کے کسی لفظ کے تحت نہ ملے تو اس کے دوسرے الفاظ کے تحت اسے تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ڈاکٹر عبداللہ حیانی نے اپنے ایک مقالے (شائع شدہ مجلہ البحوث الاسلامیہ ریاض، شمارہ ۴۳، رجب تا شوال ۱۴۱۲ھ) میں ونسنک کی کتاب مفتاح کنوز السنۃ پر بعض استدراکات کیے ہیں اور اس کی بعض فروگزاشتوں کی نشاندہی کی ہے۔ اس مقالے میں انہوں نے یہ بھی تذکرہ کیا ہے کہ وہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی پر بھی اسی طرز کا مقالہ لکھیں گے۔ افسوس کہ یہ مقالہ راقم سطور کو دستیاب نہیں ہوسکا۔

مراجع

۱۔ نجیب العقیقی، المستشرقون، دار المعارف مصر، طبع دوم

۲۔ جے۔ جے۔ وٹکام، مشروع تالیف المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، عرض تاریخی، المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، جلد ۸ (فہارس) دار الدعوۃ استانبول، ۱۹۸۸ء، و دار سحنون تونس، ۱۹۸۸ء۔

۳۔ وم۔ راون، ارشادات للقاری، المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، جلد ۸۔

۴۔ ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ میں موجود المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی کی قدیم جلدیں۔